© rasailojaraid.com

یومِ شیبانی

عبدالقدوس ہاشمی

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی متولد ۱۳۲ھ و متوفی ۱۸۹ھ قانون بین الممالک کے بانی [illegible]
امام مالک متوفی ۱۷۹ھ حضرت امام ابوحنیفہ متوفی ۱۵۰ھ حضرت امام اوزاعی متوفی ۱۵۷ھ [illegible]
حضرت امام ابو یوسف متوفی ۱۸۲ھ کے تلامذہ تھے ان [illegible] علاوہ اور بھی بہت سے [illegible]
سے انھوں نے استفادہ کیا تھا

امام محمد شیبانی کے تلامذہ میں اس وقت کے جلیل القدر [illegible] شامل ہیں حضرت
امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ کا اسم گرامی بھی شامل ہے

امام شیبانی قانون بین الممالک کے بانی تسلیم کیے جاتے ہیں قانون کی تاریخ پر تحقیقی کام کرنے والوں [illegible]
[illegible] ہے کہ امام شیبانی سے پہلے دنیا میں کہیں قانون بین الممالک پر کوئی تدوینی کام نہیں ہوا اس لئے [illegible] قانون بین الممالک کہا جا سکے۔

[illegible] کی زبان میں ابھی تک [illegible] تحریر [illegible] شیبانی [illegible]
فقہ حنفی میں [illegible] الروایۃ [illegible]
تصنیفات میں [illegible] منقول [illegible] لفظ [illegible]
فقہا کا ذکر آتا ہے تو اس [illegible] ابوحنیفہ
ہیں تو اس سے امام ابوحنیفہ اور امام [illegible]
اور امام ابو یوسف مقصود [illegible]
حضرت امام شیبانی کا پورا [illegible]
اس لئے ان کی نسبت الشیبانی [illegible]
میں بمقام واسط ہوئی تھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنہ ۱۸۹ھ میں جب امام شیبانی رحمۃ اللہ کا بمقام رے انتقال ہوا تو خلیفہ ہارون الرشید نے نماز جنازہ پڑھائی تھی اور بڑے افسوس اور دلی اندوہ کے ساتھ کہا تھا:

"لو آج علم فقہ کو زمین میں دفن کر دیا"

<u>تصنیفات</u>: امام محمد بن حسن شیبانی کی تصنیفات کے نام یہ ہیں:-

۱۔ کتاب المبسوط
۲۔ الجامع الکبیر
۳۔ الجامع الصغیر
۴۔ السیر الکبیر
۵۔ السیر الصغیر
۶۔ الزیادات
۷۔ کتاب الموطا
۸۔ کتاب الآثار
۹۔ الامالی
۱۰۔ المخارج فی الحیل
۱۱۔ الاصل
۱۲۔ الحجج المبینۃ
۱۳۔ الاکتساب فی الرزق المستطاب
۱۴۔ الاحتجاجات علی مالک
۱۵۔ الجرجانیات
۱۶۔ الرقیات
۱۷۔ زیادۃ الزیادات
۱۸۔ العقائد الشیبانیۃ
۱۹۔ کتاب الاکراہ
۲۰۔ کتاب الشروط
۲۱۔ کتاب مناسک الحج
۲۲۔ کتاب السمعیات
۲۳۔ الکیسانیات
۲۴۔ کتاب الکسب
۲۵۔ الہارونیات

یہ پچیس کتابیں تو وہ ہیں جن کی ہم کو خبر ہے۔ باقی اور بھی بہت سی کتابیں انہوں نے لکھی تھیں جن کی اطلاع ہمیں نہیں ہے۔

ان کتابوں میں سے ابتدائی چھ کتابیں حنفی فقہ میں متون ستہ یا ظاہر الروایۃ کہلاتی ہیں۔

ان پچیس کتابوں میں سے نمبر ۱۳ تک کی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ممکن ہے کہ اور بھی کچھ کتابیں طبع ہو گئی ہوں جن کی ہمیں خبر نہ ہو۔

امام محمد شیبانی کا تذکرہ تراجم، تذکرہ اور طبقات حنفیہ کی تقریباً تمام کتابوں میں مثلاً وفیات الاعیان [redacted]

© rasailojaraid.com

مذکان، الجواہر المضیہ للقرشی، الفوائد البہیہ ... [illegible] ... العماد ... [illegible] الدین الزرکلی وغیرہ میں موجود ہے۔

علامہ محمد زاہد الکوثری سابق مفتی دولت عثمانیہ ... [illegible] ... میں انتقال ... [illegible] محمد بن الحسن الشیبانی کی سیرت پر ایک بڑا معلومات افزا کتابچہ ... [illegible]

یوم شیبانی

امام محمد شیبانی کا انتقال ۱۸۹ھ میں ہوا تھا ... [illegible] ... وفات ... [illegible] لئے اس مناسبت سے ان کی وفات کے بارہ سو سال پورے ہونے کا ... [illegible] پیرس اور روما کے قانون دانوں ... [illegible] ... ممالک ... [illegible] ... بہت دانہ بازگشت سنائی دی۔

چونکہ یہ خیال دیر سے پیدا ہوا ... [illegible] ... یادگار اجتماع کا فیصلہ کیا ... ۱۳۹۰ھ ... [illegible] ... منعقد کر لیا۔

اس جلسہ کی مختصر روداد ... [illegible] ... نامہ نگار خصوصی ... [illegible] ... ۲۶ ... ۱۹۷۰ء ... [illegible] شائع ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم اس کا ترجمہ قارئین ... [illegible] ... کے لئے پیش کرتے ہیں:

سنہ ۱۳۸۹ ہجری میں حضرت امام محمد شیبانی کی وفات کو بارہ سو سال ہو گئے۔ امام شیبانی عہد ہارون الرشید کے مشہور اور مسلّم قانون داں تھے مسلم ممالک یکے بعد دیگرے اُن کی یاد منا رہے ہیں اور مغربی ممالک بھی یکے بعد دیگرے امام شیبانی کو خراج پیش کر رہے ہیں۔

جامعہ پیرس کے شعبۂ قانون نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت امام شیبانی کی یاد میں بڑے پیمانہ اور شاندار طریقہ پر یوم شیبانی منایا جائے۔ لیکن سنہ ۱۳۸۹ ہجری کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اس کی وسیع پیمانہ پر تیاری ممکن نظر نہیں آئی۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ پچھلے دنوں طلبہ کے ہنگاموں میں جو تعلیمی نقصان ہوا اس کی تکمیل میں پروفیسر صاحبان کی مصروفیتیں بہت بڑھ گئی تھیں۔ چنانچہ یونیورسٹی نے اس پروگرام کو چند ماہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ اب غالباً آئندہ تعلیمی سال کے دوران میں جامعہ پیرس کے پروفیسر قانونِ اسلامی

© rasailojaraid.com

موسیو بروبوا...ن صاحب کے زیرِ اہتمام یوم شیبانی منایا جائے گا۔ جامعہ پیرس کی طرف سے تو
بعد یوم شیبانی منایا جائے گا۔ لیکن مسلمانانِ پیرس نے اپنا پروگرام ملتوی نہیں کیا بلکہ ۱۳۸۹ھ ہجری
سے دس دن پہلے ہی ۲۱ ذی الحجۃ کو ایک عظیم الشان جلسہ اس سلسلہ میں منعقد کیا مسجد پیرس
میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کا بڑا اجتماع ہوا۔ اس میں پروفیسر صاحبان، سیاسی نمائندگان اور علما
سب ہی شریک تھے۔

ہال مسجد اور منارہ وغیرہ کو اس موقع پر نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا، ایسا خوبصورت چرا
کہ راستوں سے گزرنے والے بھی رک کر اسے دیکھنے لگتے تھے۔ اس جلسہ میں عربی اور فرنچ دونوں ز
اہلِ علم حضرات نے تقریریں کیں۔

مسلم ادارہ پیرس کے شریک ناظم ڈاکٹر دلیل ابوبکر نے اپنی تقریر میں امام محمد شیبانی کے دور
اور ان کی زندگی نیز اُس زمانہ کے معاشرتی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پروفیسر ڈاکٹر حمید
امام شیبانی کے حالاتِ زندگی بیان کئے اور اُن کے علمی کارناموں پر تفصیلی بحث کی۔ سلسلۂ تقریر
اُنھوں نے بتایا کہ امام شیبانی کے سرپرست یعنی خلیفہ ہارون الرشید نے فرانس کے شہنشاہ شارل
تحفے بھیجے تھے، اُن میں سے بعض پیرس نیشنل لائبریری کے شعبہ مسکوکات و تمغہ جات میں آج تک مح

اُنھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ امام شیبانی، امام ابو حنیفہ، امام اوزاعی اور بہت سے فقہا
ساتھ امام مالک کے بھی شاگرد رہتے، ابن الفرات فاتح صقلیہ نے فقہ ان ہی سے پڑھی تھی، اور بعد
مالکی کا مشہور متن الاسدیۃ لکھ کر تیار کیا، یہی متن الاسدیہ ہے جس کی شرح سحنون نے المدونۃ الکبر
سے کی، اور المدونۃ آج تک فقہ مالکی کی سب سے مستند کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔

فاضل مقرر نے یہ بھی بیان کیا کہ جسٹینین کوڈ جسے بجا طور پر مغربی ممالک میں شہرت حاصل ہے، بالکل
ہی کتاب ہے جیسی کہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی مرتب کرائی ہوئی کتاب فتاویٰ عالمگیری ہے۔ ایک
سال کی طویل مدت میں رومن قوانین پر جو بہت سی کتابیں لکھی گئی تھیں، قانون دانوں کی ایک جماعت
ان کا مطالعہ کیا، متعارض اور متضاد احکام میں سے جو کچھ اُنھوں نے اپنے زمانہ کے لئے مناسب سمجھ
انتخاب کر لیا، اور جسٹینین کوڈ بن کر تیار ہو گیا۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس کے برخلاف امام
کے سامنے ایسا مواد کوئی موجود نہ تھا، انھیں سب کچھ خود اپنی ہی قوت استنباط سے پیدا کرنا پڑا۔ اُدھ
امام محمد شیبانی

[redacted]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ب الاصل میں ساٹھ ابواب ہیں اور اُن میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے مقابل کوئی چیز رومن قانون کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔

پروفیسر عبداللطیف الصباغ نے امام شیبانی کی تصنیفات کا اُن کے معاصر یورپین فرمان روا شارلیمان کے ضوابط و احکام سے مقابلہ کر کے بتایا کہ بادشاہ شارلیمان اگرچہ فرانس، جرمنی اور اٹلی تینوں ممالک کا فرماں روا تھا لیکن خلیفہ ہارون الرشید کے زیرِ نگین ممالک کی وسعت کا مقابلہ شارلیمان کی مقبوضات سے کیا جائے تو اس مغربی بادشاہ کی سلطنت ایک چھوٹی سی حکومت نظر آتی ہے۔ ہارون الرشید کی خلافت کی سرحدیں چین سے لے کر فرانس تک پھیلی ہوئی تھیں اور اگر اندلس کے مسلمان خلافت سے الگ ہو جانے کا فیصلہ نہ کر لیتے تو اسپین بھی اس میں داخل ہوتا۔

اسی طرح امام محمد شیبانی کی کتاب الاصل پانچ ہزار صفحات سے بھی زیادہ ضخامت رکھتی ہے۔ اور شارلیمان کے سارے قوانین کا مجموعہ پچاس صفحات سے زیادہ نہیں۔ اور ان پچاس صفحات میں بھی زیادہ تر احکام شاہی صرف خاص کے بندوبست سے متعلق ہیں۔

فان کریمر نے ہارون الرشید کے تفصیلی موازنۂ آمد و خرچ کا مخطوطہ شائع کیا ہے، وہ لکھتا ہے کہ ہمیں شارلیمان کے خزانۂ شاہی میں داخل ہونے والی آمدنی کا کوئی قیاسی خاکہ بھی معلوم نہیں ہے۔

عہد شارلیمان کے قانون مناکحات میں لڑکیاں ماں باپ کے ہاتھوں سے فروخت کی جاتی ہیں اور انہیں دم مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ مسیحی پیشوایان مذہب تک تعدد ازدواج پر عادۃً عامل نظر آتے ہیں۔ کوئی عورت اگرچہ وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہی کیوں نہ ہو کسی جائداد غیر منقولہ کی وارث نہیں ہو سکتی تھی۔ وصیت اور عہدناموں کی ان دنوں یورپ میں خبر ہی نہ تھی۔

پروفیسر العلفی مفتیِ اعظم فرانس نے امام شیبانی کی ذہنی قوت اور فکری صلاحیت کو دل کھول کر خراجِ تحسین ادا کیا۔ اور تفصیل کے ساتھ اُن کی کتاب الحیل پر بحث کی۔

تقریروں کے بعد بہت سے سوالات حاضرین کی طرف سے کئے گئے جن کے تشفی بخش جوابات مقررین نے دیئے اور سائلین نے جوابات پر اطمینان کا اظہار کیا۔

بعد کو چائے کافی کے وقت میں بہت سے یورپین حضرات نے اپنے غیر معمولی تاثرات کا اظہار کیا اور یہ اعتراف کیا کہ تقاریر ان کی توقعات سے کہیں زیادہ معلومات آفرین تھیں۔

© rasailojaraid.com